'ہفت روزہ ریاست' دہلی کا اوّلین شمارہ

اوم پرکاش سونی

مکان نمبر B-151، اسٹریٹ نمبر 3، وجے نگر، بٹالہ روڈ، امرتسر۔ 143001، موبائل: 9988333009

جب ہندوستان پر انگریزی سرکار کی حکومت تھی۔ ملک ہند کی ساڑھے پانچ سو ریاستوں کے حکمرانوں کی عیاشیوں کی اضافہ پذیر چیرہ دستیوں، مظلوم ومحکوم ریاستی رعایا پر بے پناہ ظلم وستم کی داستانیں عام سننے میں آتی رہی ہیں۔ انگریزی سرکار نے ان ممالک محروسہ میں انتظام و انصرام کے تحفظ وغیرہ کے لیے اپنے انگریز ریزیڈنٹ متعین کر رکھے تھے، لیکن ان سے ریاستی عوام کو کوئی راحت یا انصاف کی کوئی اُمید نہیں تھی۔ ریاستی حکمراں ہر طرح سے مطلق العنان تھے۔ سردار دیوان سنگھ مفتون نے ریاستی عوام کو حق وانصاف دلانے اور ان کی آواز بلند کرنے کا عزم مصمم کرلیا۔ جناب مفتون نے میر بشارت علی جاذب سے رموزِ صحافت کی عملی ونظری تربیت حاصل کی ہوئی تھی۔ انھوں نے اپنے قلم کو شمشیر برّاں بناتے ہوئے ۲۷/ اگست ۱۹۲۴ء کو اخبار 'ہفت روزہ ریاست' دہلی جاری کیا۔ باتصویر سرورق سمیت اخبار ریاست ۲۰ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا اس کا سالانہ چندہ پانچ روپے اور فی پرچہ کی قیمت دو آنہ تھی۔ اخبار ریاست ملک بھر کے ریلوے بک اسٹالوں پر دستیاب تھا۔ دیوان سنگھ مفتون نے اپنے قلم سے ریاستی حکمرانوں کے سرنگوں کرکے ان پر اپنا دبدبہ بنایا اور ریاستی عوام کے لیے مسیحا بن کر ملک بھر میں قابل احترام اخبار نویس بن گئے۔ ان کی سادہ، آسان اور پُر کشش تحریروں کا ہر کوئی معترف تھا۔

ہفت روزہ ریاست دہلی نے جو ہر دلعزیزی حاصل کی وہ بہت کم اخبارات کا مقدر بن سکی تھی۔

ریاست دہلی کی جلد ۱ اور شمارہ نمبر ۱ کے صفحۂ اوّل پر اخبار کے اغراض ومقاصد واضح کیے گئے تھے جو درج ذیل ہیں:

(۱) ہندوستانی ریاستوں کے مظلوم وبیکس باشندوں کے حقوق کی حفاظت۔

(۲) ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں میں زندگی، بیداری اور سیلف ریسپیکٹ کا احساس پیدا کرنا۔

(۳) ریاستی باشندوں میں اپنی ریاست کے لیے محبت، عزت اور وفاشعاری کے جذبات پیدا کرنا۔

(۴) والیانِ ریاست کے جائز حقوق کی مردانہ وار حمایت کرنا۔

(۵) والیانِ ریاست کو برٹش حکام کی ناجائز مداخلت اور ظلم سے بچانا۔

(٦) والیان ریاست سے ان کی رعایا کی فلاح و بہبود اور ترقی کا مطالبہ کرنا۔

(۷) ہندوستانی ریاستوں کو ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک کرنا۔

صفحہ ۳ پر تین کالم، شعار ریاست کے زیر عنوان چھپے سیر حاصل اداریہ کے کچھ اقتباسات ملاحظہ ہوں:

''غفلت شعار تباہ حال، مدہوش اور زندگی سے محروم ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں کو بیدار کرنے کے لیے ضرورت تھی۔ اس وقت ہندوستان بھر میں روزانہ تو کیا ایک بھی ہفتہ وار اخبار ایسا نہیں جو ہندوستانی ریاستوں کے متعلق ہو اور جو بے خوف ہو کر مظلوم اور بے کس طبقہ کے حالات شائع کر سکے....''

''کارکنان ریاست اِس امر سے واقف ہیں کہ یہ راستہ بہت خطرناک ہے اور قانون کو برٹش گورنمنٹ سے زیادہ والیانِ ریاست کی حفاظت اور عزت منظور ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے متعلق تنقید کی جائے تو اتنی سزائیں جتنی والیانِ ریاست کے متعلق لکھے جانے پر قانون اجازت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی دقّت یہ ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کی غریب رعایا کے حقوق کی حفاظت کی جائے تو والیانِ ریاست کی ناراضگی ہے اور اگر والیانِ ریاست کی حق تلفی کے متعلق آواز اُٹھائی جائے تو برٹش گورنمنٹ کا قہر.....''

اخبار کے صفحہ ۴ پر نابھہ میں مسٹر ڈگے کی گرفتاری کی خبر ہے۔ مسٹر ڈگے مہاراجہ ریپودمن سنگھ کے عہد میں وزیر مال کے عہدے پر مامور تھے۔

اُن پر انگریزی حکومت سے روابط رکھنے کا الزام تھا۔

اسی صفحے پر مولانا محمد علی جوہر اور شوکت علی کے متعلق خبر ہے کہ ان علی برادران کو ریاست رامپور میں داخلے کی ممانعت تھی۔ جب کہ علی برادران رامپور ریاست کے باشندے تھے۔اسی صفحے پر مہاراجہ ٹراونکور کے انتقال کی خبر ہے کہ انگریزی سرکار نے انھیں کئی خطابات دیے ہوئے تھے۔ مرحوم کے سوگ میں ریاست کے بازار تین دن کے لیے بند رہے۔

صفحہ پانچ پر پنجابی ڈی ویرا پر جیل میں مقدمہ کے عنوان کے تحت خبر ہے کہ پنجاب کے ڈی ویرا ماسٹر موتا سنگھ بی۔اے پر جیل پر مقدمہ چلایا جائے گا—اس سے پہلے یہاں مولانا حسرت موہانی پر مقدمہ چلایا گیا تھا جس میں انھیں دو سال کی سزا ہوئی تھی۔

صفحہ ۶ پر سوراجیوں کا جھنڈا ہندوستان میں خبر لہذا میں ہندوستانی کونسلوں میں سوراجیہ پارٹی کی فتح یابی کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ زمانہ دور نہیں جب ملک کی آواز مسٹر سی آر داس اور ان کی پارٹی کے ساتھ ہوگی۔

اسی صفحہ پر لالہ بانکے دیال کی صحتیابی کی خبر چھپی ہے۔ بانکے دیال ایڈیٹر جھنگ سیال لاہور بیمار تھے۔ان کی صحت کی بحالی پر اظہارِ مسرت کیا گیا۔انقلابی ایڈیٹر بانکے دیال وہی ہیں جنھوں نے لائلپور پاکستان میں ایک نظم ''پگڑی سنبھال اوجٹا'' پڑھ کر شہرت دوام حاصل کی تھی۔

صفحہ ۶ پر چھپی خبر ریاست نابھہ دیوالیہ ہو رہی ہے کہ ذیل میں درج ہے کہ ہز ہائینیس مہاراجہ ریپودمن سنگھ صاحب بہادر کو اپنے تاج وتخت سے دستبردار ہوئے ایک سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے۔ وہاں ایک سال تک وہی انگریزوں کی حکومت ہے جو اپنے آپ کو انصاف کا مجسمہ قرار دیتی ہے۔اس نے مہاراجہ ریپودمن سنگھ صاحب کو انصاف نہ کرنے کے جرم میں دستبردار ہونے کے لیے مجبور کیا، مگر واقعات گواہ ہیں کہ اس عرصے میں جس قدر بے انصافی اور روپے کی بربادی اور ریاست کی تباہی انگریزوں کی حکومت کے ہاتھوں ہوئی اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ریاست دن بدن مقروض ہو رہی ہے۔ ریاست کی موٹریں، گاڑیاں، عمارتیں اور ہاتھی گھوڑے اور دوسرا سامان نیلام ہو چکا ہے مگر انگریزی حکومت مسلسل اکالیوں کے مقابلے کے لیے نابھہ کو میدان جنگ بنا رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس وقت تک اپنے انتظام سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں جب تک کے ریاست قطعی طور پر مفلس نہ ہو جائے۔ان حالات کی موجودگی میں لارڈ ریڈنگ وائسرائے سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو کن حالات اور قصور کے لیے دستبردار ہونے کے لیے نابھہ بدر ہونے پر مجبور کیا گیا۔

صفحہ ۱۱ پر ''ریاست کا خیر مقدم'' نظم چھپی ہے جو لالہ چنڈی پرشاد شیؔدا دہلوی کی فکرِ رسا کا نتیجہ ہے:

خدمتِ خاص میں حاضر ہے ریاست اخبار
ہے یہ اُمید کہ ہو لطف و عنایت کی نظر
ہندیوں کا ہے میسر ایک ریاست کا وکیل
خیر اندیش ہے دونوں کا یہی سر تا سر
حق کا ہے دوست تو ہے جور و جفا کا دشمن
پالیسی اس کی مضامین سے ہے اس کے اظہر
پارسی، ہندو، مسلم ہیں نظر میں یکساں
اور عیسائی بھی ہیں اس کے لیے دل و جگر
الغرض اس کو نہیں ہے کسی مذہب سے عناد
ہندیوں کے لیے ہر وقت ہے یہ سینہ سپر
عزتِ ہند کا ہاں کہیے محافظ تو بجا
آبرو کے لیے کھائے گا یہ دل پر نشتر
کھول دے گا وہ حقیقت جو نہاں رہتی ہے
بے نقاب اس سے ہیں کل ظلم و ستم کے منظر
اس کے اوصاف کا ہو کیوں نہ زمانہ شیؔدا
خیر مقدم کے لیے اس کے بڑھیں کیوں نہ بشر

اخبار ''ریاست دہلی'' اپنے وقت کا بہترین ہفت روزہ تھا۔ جسے سردارِ صحافت سردار دیوان سنگھ مفتون نے اپنے زورِ قلم، ذہانت اور محنت سے کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔

اخبار ریاست کثیر الاشاعت ہونے کے علاوہ نہایت مقبول اخبار تھا۔اہلِ ذوق اسے بڑے اشتیاق سے پڑھا کرتے تھے۔اخبار ریاست کے تین مستقل کالم بڑے دلچسپ ہوتے تھے۔''رازِ درونِ پردہ''، ''قلم زار'' اور ''جذباتِ مشرق''۔

سردار مفتون نے تقریباً ۳۶ سال تک ریاست نکالا۔ ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے تادمِ حیات دو سو روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کر کے ان کی عزت افزائی کی۔ ہندوستان بھر میں اپنی دھاک بٹھانے والا ''ریاست اخبار'' ۱۹۶۰ء کے اواخر میں ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ جب کہ ۱۹۷۴ء میں دیوان سنگھ مفتون نے راجپور (دہرادون) میں آخری سانس لی، لیکن اپنے پیچھے ریاست کے علاوہ ناقابل فراموش اور جذبات مشرق مطبوعات چھوڑ گئے۔

◆◆◆